124965 ـ فطرانہ دینے میں غلہ اور کھانا کی اقسام

سوال

فطرانہ میں کیا کچھ دیا جا سکتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

فطرانہ دینے میں وہی چیز اختیار کی جائیگی جسے لوگ بطور خوراك استعمال كرتے ہيں، مثلا گندم، مكئ اور چاول، لوبيا دال، چنے، مكرونہ، اور گوشت وغيرہ، نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فطرانہ ميں ايك صاع فرض كيا ہے، اور صحابہ كرام بھى فطرانہ ميں وہى چيز ديا كرتے تھے جسے وہ بطور خوراك استعمال كرتے.

بخارى اور مسلم نے ابو سعيد خدرى رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے كہ:

" ہم نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے دور ميں عيد الفطر كے دن ايك صاع غلہ بطور فطرانہ ادا كيا كرتے تھے.

ابو سعيد رضى اللہ تعالى عنہ كہتے ہيں: ان ايام ميں ہمارى خوراك جو اور منقہ اور پنير اور كھجور تھى "

صحيح بخارى حديث نمبر (1510) صحيح مسلم حديث نمبر (985).

ايك روايت ميں ہے كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى موجودگى ميں ہم ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام كى جانب سے ايك صاع كھانا، يا ايك صاع پنير يا ايك صاع جو يا ايك صاع كھجور يا ايك صاع منقہ بطور فطرانہ ادا كيا كرتے تھے "

اس حديث ميں لفظ طعام يعنى كھانے كى شرح سب اہل علم نے گندم كى ہے، اور كچھ دوسرے علماء كہتے ہيں كہ طعام سے مقصود وہ چيز ہے جو علاقے كے لوگ بطور خوراك استعمال كرتے ہوں، چاہے وہ گندم ہو يا مكئى وغيرہ، اور صحيح بھى يہى ہے؛ كيونكہ فطرانہ اور زكاۃ اغنياء كى جانب سے فقراء كے ليے رحمدلى اور خير خواہى ہے، اس ليے مسلمان كے ليے واجب نہيں كہ وہ اپنے علاقے كى خوراك كے علاوہ كسى اور چيز كے ساتھ ان كى غمخوارى كرے.

بلاشك و شبہ حرمين يعنى سعوديہ ميں چاول ہى علاقے كى خوراك ہے اور چاول خوشى سے كھايا جاتا ہے، اور پھر

نص میں وارد جو سے افضل بھی ہے، اس لیے معلوم ہونا چاہیے کہ فطرانہ میں چاول دینے میں کوئی حرج نہیں " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (14 / 200).

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" لیکن اگر علاقے کے لوگوں کی خوراك ان میں کوئی ایك جنس ہو تو بلاشك و شبہ انہیں اپنی خوراك میں فطرانہ دینے میں جائز ہے.

اور کیا وہ اپنی خوراك کے علاوہ کسی اور جنس میں فطرانہ ادا کر سکتے ہیں یا نہیں ؟ مثلا ان کی خوراك تو چاول اور مکئی ہو تو وہ گندم یا جو فطرانہ میں دیں، یا چاول اور مکئی وغیرہ فطرانہ میں دینا کافی ہو گا ؟

اس میں نزاع و اختلاف مشہور ہے، اور سب اقوال سے صحیح قول یہی ہے کہ وہ اسی چیز میں فطرانہ ادا کرے جسے وہ اپنی خوراك استعمال کرتا ہے، چاہے وہ ان اجناس میں شامل نہ بھی ہو، اکثر علماء کرام مثلا شافعی وغیرہ کا قول یہی ہے.

کیونکہ صدقات میں اصل یہی ہے کہ فقراء و مساکین کی غمخواری کے لیے واجب ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

درمیانہ درجہ کا جسے تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو .

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ میں ایك صاع کھجور یا جو فرض کیا ہے؛ کیونکہ اہل مدینہ کی خوراك یہی تھی، اور اگر اہل مدینہ کی یہی اشیاء خوراك نہ ہوتی اور وہ بطور خوراك کوئی اور جنس استعمال کرتے ہوتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں فطرانہ میں وہ چیز دینے کا مکلف نہ بناتے جسے وہ خوراك استعمال نہ کرتے تھے، جس طرح اللہ تعالی نے بھی کفارات میں اس کا حکم نہیں دیا " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (25 / 68).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اہل مدینہ کی خوراك غالبا یہی اشیاء تھیں، لیکن اگر کسی علاقے اور محلہ والوں کی خوراك اس کے علاوہ ہو تو انہیں اپنی خوراك میں سے ایك صاع فطرانہ ادا کرنا ہوگا، جس طرح کہ اگر کسی کی خوراك مکئی یا چاول ، یا پھر انجیر وغیرہ دوسرے دانے ہوں تو وہ یہی اشیاء ادا کریگا، اور اگر ان کی خوراك دانے کے علاوہ کچھ اور ہو مثلا پنیر اور

گوشت اور مچھلی تو وہ اپنی خوراک میں سے ایک صاع فطرانہ ادا کریں گے چاہے وہ کچھ بھی ہو جمہور علماء کا قول یہی ہے، اور صحیح بھی یہی ہے اس کے علاوہ کوئی اور قول نہیں کہا جائیگا.

کیونکہ فطرانہ کا مقصد تو مساکین و فقراء کی عید والے دن ضرورت پوری کرنا ہے، اور علاقے کے لوگوں کی خوراک کے ساتھ ان کی غمخواری کرنا ہے، اس لیے آٹا دینا بھی جائز ہے، اگرچہ اس میں وارد حدیث صحیح نہیں ہے "

دیکھیں: اعلام الموقعین (3 / 12).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" صحیح یہی ہے کہ جو چیز بھی خوراک ہو چاہے وہ دانے ہوں یا پھل اور گوشت وغیرہ تو وہ فطرانہ میں کافی ہو گی " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 183).

واللہ اعلم .